# مکہ معظمہ اور ہندوستان کی تاریخوں میں فرق اور رویتِ ہلال کی حقیقت

از جناب ابو عبیدہ عبدالمعید صاحب - بنارس

---

ایک زمانہ سے دیکھا جاتا ہے کہ مکہ معظمہ اور ہندوستان کی تاریخوں میں اکثر دو دن کا فرق رہتا ہے اور قریباً ہر سال حج میں یہاں سے دو دن کا فرق پڑتا ہے یعنی دو دن پہلے حج ہو جاتا ہے۔ اتنا فرق میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اس لئے میں متردد رہتا ہوں اور دل کو اطمینان نہیں ہوتا۔ اپریل ۱۹۶۶ء کے برہان میں محترم بزرگ حاجی احسان الحق صاحب ایم، ایس، سی کے خیالات دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہ خلش اوروں کو بھی ہے۔

میرا خیال ہے کہ حجاز کی مقدس سرزمین میں رمضان، عیدین اور حج وغیرہ کی تاریخوں کا تقرر اور اعلان نہ شرعی طریقہ (رویت) سے ہوتا ہے نہ فن ہیئت کے اصول کے مطابق بلکہ کسی اور طریقہ سے ہوتا ہے جو اب تک مجھے معلوم نہ ہو سکا۔

میں سمجھتا ہوں کہ مکہ معظمہ اور ہندوستان کی تاریخوں میں دو دن کا فرق ناممکن ہے، اس مقصد کو ثابت کرنے کے لئے پہلے رویت ہلال کی حقیقت سامنے رکھ لینی چاہیئے۔

اس مضمون کو عام فہم بنانے کے خیال سے میں فن ہیئت و زیج کے دقیق حسابات پیش نہ کروں گا بلکہ آسان باتوں کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اخیر میں دو نقشے دیئے گئے ہیں ان پر غور کرنے سے مضمون بہ آسانی سمجھ میں آ جائے گا۔

# رویتِ ہلال کی حقیقت

(١) قدیم علم ہیئت میں بتایا گیا ہے کہ زمین ساکن ہے، آسمان اور اُس کے ستارے زمین کے گرد چکر لگاتے ہیں چنانچہ چاند پہلے آسمان میں ہے اور سورج چوتھے آسمان میں اور نواں آسمان تمام آسمانوں کو ٢٤ گھنٹے میں مشرق سے مغرب کی طرف ایک دفعہ پورا چکر دیدیتا ہے جس سے دن رات پیدا ہوتے ہیں، پھر ہر آسمان اپنی ذاتی حرکت بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ چوتھا آسمان ایک سال میں مغرب سے مشرق کی طرف ایک چکر لگاتا ہے اور پہلا آسمان ایک مہینہ میں مغرب سے مشرق کی طرف ایک چکّر لگاتا ہے۔ پورے چکّر کے تین سو ساٹھ (٣٦٠) برابر حصّے کئے جائیں تو اُن میں سے ہر حصہ کو درجہ کہتے ہیں لہٰذا چاند ایک مہینہ یعنی ٣٠ دن میں ٣٦٠ درجے طے کرتا ہے اس لئے ایک دن میں $\frac{٣٦٠}{٣٠}$ = ١٢ درجے طے کرتا ہے اور ایک دن یعنی ٢٤ گھنٹہ میں چاند ١٢ درجے مغرب سے مشرق کی طرف ہٹ جاتا ہے اور ایک گھنٹہ میں آدھا درجہ جیسا کہ ناظرین دیکھتے ہیں کہ روزانہ چاند مشرق کی طرف ہٹتا جاتا ہے اور چودھویں تاریخ کو جب سورج مغرب میں غروب ہوتا ہے تو چاند مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ چاند کی روشنی ذاتی نہیں ہے بلکہ سورج کی شعاع سے چاند روشن ہوتا ہے اور چاند کا وہ نصف کرہ جو سورج کے سامنے پڑتا ہے ہمیشہ روشن رہتا ہے اور دوسرا نصف کرہ جو سورج کے سامنے نہیں پڑتا ہمیشہ تاریک رہتا ہے۔ اب چاند کے ماہانہ چکّر کی وجہ سے کبھی اس کا پورا روشن حصّہ ہمارے سامنے ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات میں (اس وقت میں چاند کو بدرِ کامل کہتے ہیں) اور کبھی اس کا پورا تاریک حصّہ ہمارے سامنے پڑتا ہے جیسا کہ اٹھائیسویں تاریخ کو (چاند کی اس حالت کو محاق کہتے ہیں۔ اسی کو حاجی احسان الحق صاحب نے القمر الجدید اور قمرِ غیر مرئی سے تعبیر کیا ہے) اسی طرح مختلف تاریخوں میں اس کا روشن حصّہ کم و بیش نظر آتا ہے یعنی جتنا ہی چاند سورج سے زیادہ فاصلہ پر ہوگا اتنا ہی اس کا روشن حصہ ہمیں زیادہ نظر آئے گا۔ چنانچہ چودھویں رات کو جب چاند سورج سے سب سے زیادہ فاصلہ پر یعنی نصف دَور کے فاصلہ پر ہوتا ہے تو اس کا روشن حصہ پورا نظر آتا ہے اور جب کم فاصلہ پر رہتا ہے تو کم نظر آتا ہے اور جب بالکل قریب آجاتا ہے جیسے اٹھائیسویں تاریخ کو تو بالکل نظر نہیں آتا پھر جب انتیسویں یا تیسویں تاریخ کو وہاں اتنے فاصلہ پر ہو جاتا ہے کہ روشن حصہ کا کنارہ نظر آنے لگتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہلال نظر آیا۔ پھر یہ فاصلہ کسی مہینہ کی انتیس یا تیس کو ہوتا ہے

تو چاند باریک اور نیچا دکھائی دیتا ہے اور کسی مہینہ میں یہ فاصلہ زیادہ ہوتا ہے تو چاند موٹا اور اونچا نظر آتا ہے۔

اب یہ جاننا چاہئے کہ چاند اور سورج میں کم از کم کتنا فاصلہ ہو تو ہلال نظر آئے گا۔ اس کے لئے ہم علم الزیج والتقاویم کو دیکھتے ہیں جو علم ہیئت کی ایک فرع ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہیئت والوں نے رصدگاہوں میں تجربہ کر کے یہ بتلایا ہے کہ یہ فاصلہ کم از کم دس درجہ سے زائد قریباً ساڑھے دس درجہ ہونا چاہئے چنانچہ دس درجہ کے فاصلہ پر چاند نظر نہیں آتا، البتہ جب چاند اور سورج میں ساڑھے دس درجہ کا فاصلہ ہو تو ہلال نظر آئے گا۔

یہ ہے قدیم علم ہیئت جس کی تائید کسی حد تک قرآن مجید کی مندرجۂ ذیل آیات سے بھی ہوتی ہے:

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ......... وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ (سورۃ النبا)

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ۝ (الفرقان)

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۝ (سورۃ الانبیاء)

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ (یٰس)

اس طرح کی بہت سی آیات قرآن مجید میں ہیں جن کو طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا گیا۔

(۲) جدید علم ہیئت میں آسمان کا وجود نہیں، یہاں فضا ہی فضا ہے اور اس فضا میں آفتاب و ماہتاب اور دوسرے سیارے ایک دوسرے سے معینہ فاصلہ پر باہمی کشش کی وجہ سے قائم ہیں۔ پھر چونکہ سورج سب سے بڑا ہے اس لئے وہ تو کسی کے گرد نہیں گھومتا البتہ دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں، چنانچہ زمین بھی ایک سیارہ ہے جو سورج کے گرد ایک بیضاوی راستہ پر ایک سال میں ایک چکر لگاتی ہے جس سے موسم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ پھر زمین ایک دوسری حرکت بھی کرتی ہے یعنی اپنے محور پر ۲۴ گھنٹے میں ایک دفعہ گھوم جاتی ہے جس سے دن رات پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف گھومتی ہے اس لئے سورج مغرب کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ ریل گاڑی میں بیٹھے ہوں اور ریل گاڑی مشرق کی

طرف جارہی ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام درخت وغیرہ مغرب کی طرف چلے جارہے ہیں حالانکہ وہ اپنی جگہ کھڑے ہیں ریل گاڑی ہی مشرق کی طرف جارہی ہے۔ پھر آیئے چاند کو دیکھئے تو وہ زمین کے گرد ایک مہینہ میں ایک چکر لگاتا ہے یعنی معذانہ ۱۲ درجے طے کرتا ہے اور اس طرح وہ سورج سے دور اور نزدیک ہوتا رہتا ہے۔ بالکل نزدیک ہونے کی صورت میں چاند کا روشن حصہ کچھ نظر نہیں آتا اور سب سے زیادہ دور ہونے کی حالت میں چاند کا روشن حصہ پورا نظر آتا ہے اسی طرح کم وبیش فاصلہ پر روشن حصہ کم وبیش نظر آتا ہے اور کم از کم چاند سورج سے ساڑھے دس درجہ فاصلہ پر ہو تو ہلال نظر آتا ہے۔

اب قدیم وجدید علمِ ہیئت کا فرق دیکھئے کہ وہاں آسمان ہے اور سورج زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے اور یہاں آسمان نہیں ہے اور سورج زمین کے گرد چکر نہیں لگا رہا ہے بلکہ زمین ہی سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے مگر رویت ہلال کی حقیقت وہی رہی اُس میں کچھ فرق نہ پڑا کیونکہ یہاں بھی ہر گھنٹہ میں سورج سے چاند کا فاصلہ آدھا درجہ بڑھتا یا گھٹتا رہتا ہے لہٰذا جب چاند حدِ رویت کو پہنچے گا یعنی کم از کم ساڑھے دس درجہ فاصلہ پر ہوگا جبھی ہلال نظر آئے گا۔

قدیم وجدید علمِ ہیئت کی رو سے رویتِ ہلال کی حقیقت سمجھ لینے کے بعد یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندستان ایک وسیع ملک ہے جہاں مشرقی اور مغربی شہروں کے اوقات میں ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ فرق پڑتا ہے مگر پورے ملک کے کاروبار کو منظم رکھنے کے لئے وسطِ ہندستان (۸۲ ½ درجہ طول البلد) کا وقت پورے ہندستان میں رائج ہے جس کو اسٹینڈرڈ ٹائم اور ریلوے ٹائم بھی کہتے ہیں اس وقت اور مکہ معظمہ کے وقت میں قریباً تین گھنٹے کا فرق ہے یعنی یہاں سے قریباً تین گھنٹہ کے بعد مکہ معظمہ میں آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

(۱) اب رویتِ ہلال کی حقیقت سامنے رکھ کر دیکھئے کہ اگر کسی مہینہ کی انتیس تاریخ کو ہندستان میں غروب آفتاب کے وقت چاند اور سورج میں ساڑھے دس درجہ کا فاصلہ ہو تو ہلال نظر آئے گا اور تین گھنٹہ کے بعد جب مکہ معظمہ میں آفتاب غروب ہوگا تو یہ فاصلہ ڈیڑھ درجہ بڑھ جائے گا یعنی وہاں ۱۲ درجہ کا فاصلہ ہوگا تو وہاں بھی اُسی روز ہلال نظر آئے گا اُس سے ایک روز پہلے وہاں ہلال نظر نہیں آسکتا کیوں کہ ایک روز پہلے وہاں محاق ہوگا۔ اس صورت میں مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں ایک دن کا بھی فرق ممکن نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مہینہ کی آخری تاریخ کو ہندستان میں غروب آفتاب کے وقت ساڑھے بیس درجہ کے فاصلہ پر ہلال نظر آئے تو تین گھنٹے کے بعد مکہ معظمہ میں ۲۲ درجہ

کے فاصلہ پر ہلال نظر آئے گا اور اُس سے ایک روز پہلے وہاں ہلال نظر نہیں آسکتا کیونکہ ایک روز پہلے صرف دس درجہ کا فاصلہ ہوگا اور چاند حدِ رویت کو نہ پہنچے گا۔ اس لئے اس صورت میں بھی مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں اختلاف ممکن نہیں لہٰذا ہندستان میں جب بھی ساڑھے دس درجہ سے لے کر ساڑھے بیس درجہ تک کے فاصلہ پر ہلال نظر آئے گا تو مکہ معظمہ میں بھی اُسی روز ہلال نظر آئے گا اُس سے ایک روز پیشتر ہلال نظر نہیں آئے گا۔ اور ان تمام صورتوں میں مکہ معظمہ اور ہندوستان کی تاریخوں میں ایک دن کا بھی فرق ممکن نہیں دونوں جگہ کی تاریخیں موافق رہیں گی۔ البتہ ان میں سے صرف بعض صورتوں میں یعنی جبکہ انتیس [۲۹] تاریخ کو ایسا ہو تو شرعاً ایک دن کا فرق ممکن ہے اس طرح کہ ہندستان میں ابر و غبار وغیرہ کی وجہ سے ہلال نظر نہ آئے اور مکہ معظمہ میں مطلع صاف ہونے کی وجہ سے ہلال نظر آئے۔

(۲) دوسری نوع یہ ہے کہ اگر کسی مہینہ کی اُنتیس تاریخ کو مکہ معظمہ میں ساڑھے دس یا گیارہ یا ساڑھے گیارہ درجہ کے فاصلہ پر ہلال نظر آئے تو ان صورتوں میں ہندستان میں اُس روز ہلال نظر نہیں آسکتا کیوں کہ یہاں غروب آفتاب کے وقت صرف نو یا ساڑھے نو یا دس درجہ کا فاصلہ ہوگا اور اتنے فاصلہ پر رویت ممکن نہیں بلکہ دوسرے روز نظر آئے گا جبکہ اکیس یا ساڑھے اکیس یا بائیس درجہ کا فاصلہ ہوگا لہٰذا ان صورتوں میں مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں صرف ایک دن کا فرق ہوگا۔

اب ان صورتوں کے علاوہ کوئی صورت ایسی نہیں ہے کہ مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں دو دن کا فرق ہو سکے کیوں کہ جب بھی مکہ معظمہ میں ہلال نظر آئے گا اگرچہ کم سے کم فاصلہ پر ہو یعنی ساڑھے دس درجہ فاصلہ پر ہو تو اکیس گھنٹے کے بعد دوسرے روز ہندستان میں غروب آفتاب کے وقت ساڑھے دس درجہ فاصلہ بڑھ جائیگا یعنی اکیس درجہ فاصلہ ہو جائے گا اور ہلال ضرور نظر آئے گا یہ ممکن نہیں کہ ہلال نظر نہ آئے۔ یہاں اگر کسی کو شبہ ہو کہ ایسی صورت میں شرعاً دو دن کا فرق ممکن ہے اس طرح کہ دوسرے روز بھی ہندستان میں ابر و غبار وغیرہ کی وجہ سے ہلال نظر نہ آئے تو اُس کو معلوم ہونا چاہئے کہ دوسرے روز ہندستان میں تیس تاریخ ہوگی اور تیس تاریخ کو ہلال نظر آئے یا نہ آئے شرعاً ہلال معتبر ہے کیوں کہ شریعت میں مہینہ انتیس اور تیس دن کا ہوتا ہے اکتیس دن کا نہیں ہوتا۔ لہٰذا مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں دو دن کا فرق ناممکن ہے۔

مذکورۂ بالا بیانات سے مندرجۂ ذیل نتائج نکلتے ہیں:-

(۱) مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں اکثر موافقت رہتی ہے۔

(۲) مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں کبھی کبھی ایک دن کا فرق رہتا ہے۔

(۳) مکہ معظمہ اور ہندستان کی تاریخوں میں دو دن کا فرق ناممکن ہے۔

اب یہ بات قابلِ غور ہے کہ قمری مہینہ کبھی اُنتیس اور کبھی تیس دن کا کیوں ہوتا ہے۔ اس کے لئے اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ مغرب سے مشرق کی طرف اوسطاً چاند کا پورا چکر قریباً ساڑھے انتیس دن میں ہوتا ہے یعنی ماہ وسطی قمری کی مقدار ساڑھے انتیس دن سے قدرے زائد ہے۔ مگر شریعت میں مہینہ کی ابتدا اور انتہا ہمیشہ غروب آفتاب کے وقت مانی جاتی ہے یعنی ایک رویتِ ہلال سے دوسری رویتِ ہلال تک۔ اس لئے کوئی مہینہ انتیس کا ہوتا ہے اور کوئی تیس دن کا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ترتیب وار ہمیشہ ایک مہینہ انتیس کا اور دوسرا تیس دن کا ہوتا رہے بلکہ لگاتار کئی مہینے انتیس کے اور کئی مہینے تیس دن کے بھی ہوتے ہیں چنانچہ علم الزیجات والتقاویم میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ لگاتار تین مہینے تک انتیس کا ہلال نظر آسکتا ہے اس سے زیادہ نہیں اور اسی طرح لگاتار چار مہینے تک تیس کا ہلال نظر آسکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

یہ میرے خیالات ہیں جن کو میں نے پیش کردیا' اب اہلِ علم حضرات سے التجا ہے کہ وہ اِن میں جو غلطیاں پائیں اُن کی نشاندہی فرمائیں۔

## قدیم علمِ ہیئت

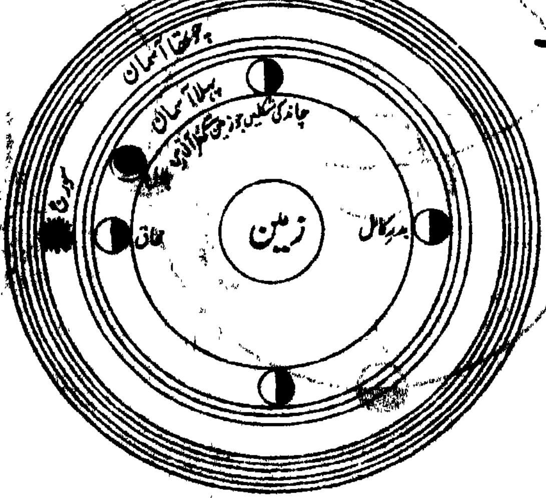

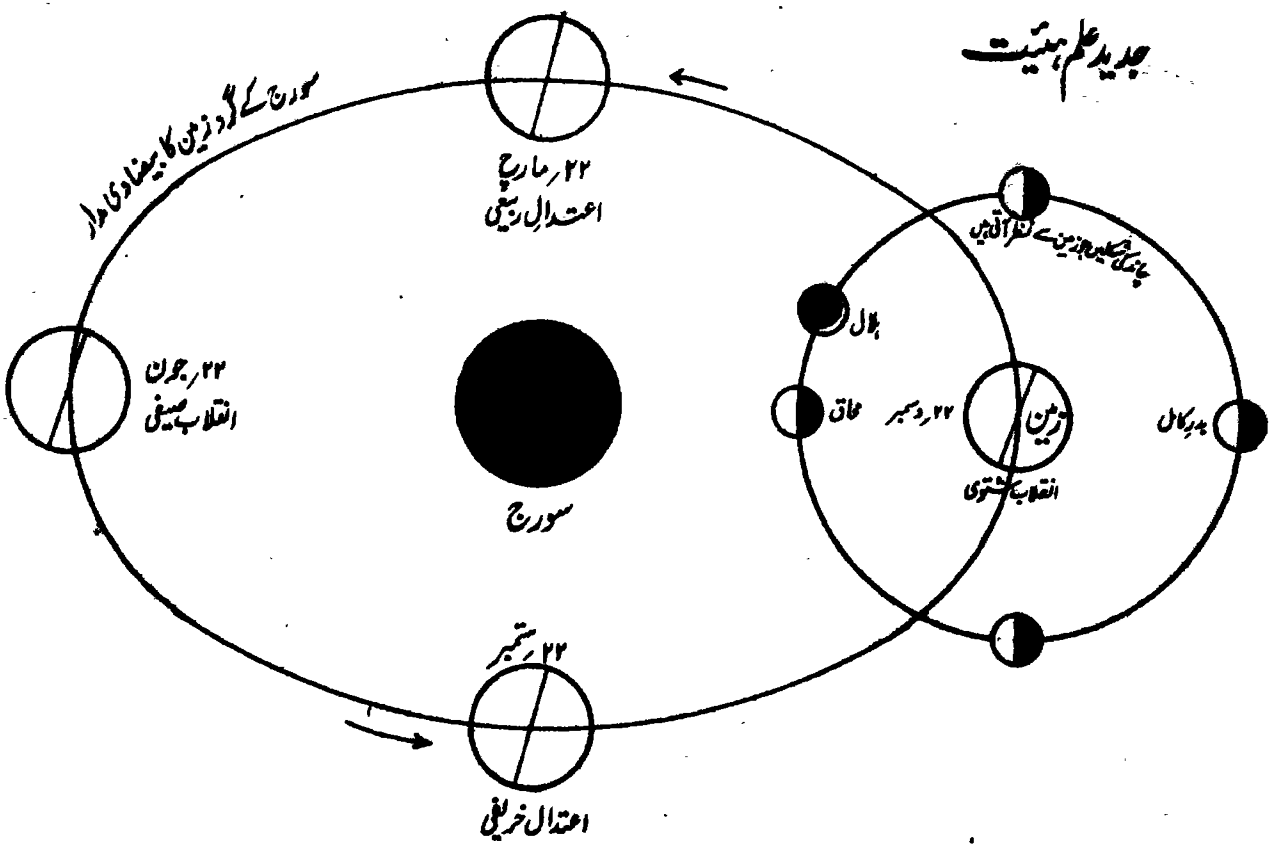
سورج کے گرد زمین کا بیضاوی مدار
۲۲ مارچ
اعتدالِ ربیعی
۲۲ جون
انقلابِ صیفی
سورج
۲۲ ستمبر
اعتدالِ خریفی
ہلال
محاق
۲۲ دسمبر
زمین
انقلابِ شتوی
بدرِ کامل
چاند کی شکلیں جو زمین سے نظر آتی ہیں